hersevebedel.com

پاکستان کی کہانی
قائد کی زبانی

ینگ مسلم
شعبہ اطفال (جماعت اسلامی حلقہ خواتین)

شعبہ اطفال کا تعارف

بچے جنت کے پھول اور مستقبل کا قیمتی سرمایہ ہیں. پھول کی تازگی برقرار رکھنے کے لئے دیکھ بھال اور نشو نما ضروری ہے. اسی طرح سے سرمایہ کو محفوظ اور منافعہ بخش بنانے کے لئے ضروری ہے کہ درست سمت میں سرمایہ کاری کی جائے. انسانی وسائل کی نشو نما اور تیاری انبیا کا کام ہے اور رسول عربی حضرت محمد ﷺ کے بعد امت کی ذمہ داری ہے. اسی سوچ اور ذمہ داری کا ادراک کرتے ہوئے حلقہ خواتین جماعت اسلامی نے شعبہ اطفال کے ذریعے ابتدائی عمر سے بچوں کی تربیت کے لئے ینگ مسلم کلاسز کا اہتمام کیا. جن میں سرگرمیوں کے ذریعے بچوں کی تربیت کی جاتی ہے. ان کلاسسز میں انہیں دینی معلومات، دعائیں، احادیث و آداب زندگی، اسلامی تصورات و اقدار سے واقفیت نہایت دوستانہ ماحول میں دی جاتی ہے. دینی تصورات کو مختلف سرگرمیوں اور خاکوں کے ذریعے ذہن نشین کروایا جاتا ہے اس طرح بچے دینی تصورات سے واقف ہوتے ہیں. اور محبت کے ساتھ ان پر عمل پیرا ہونے کا لئے تیار ہوتے ہیں.

ان کلاسز کا نصاب بچوں کی ماہر نفسیات خواتین کے زیر نگرانی تیار کیا جاتا ہے اور ان کلاسسز کی مربین بچوں کی نفسیات اور عمر کے ہر دور کی خصوصیات کو مد نظر رکھتے ہوئے نہایت دوستانہ انداز میں بچوں کی تربیت کرتی ہیں. بچوں کی ماؤں کے لئے بچوں کی تربیت اور نفسیات سے آگاہی کے لئے ورکشاپ اور لیکچر کا اہتمام بھی کیا جاتا ہے.

(وہ تمام ادارے /مربین /والدین جو بچوں کی تربیت کے ذمہ دار ہیں ان سرگرمیوں سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں.)

برائے مستفدین

وہ تمام ادارے/ تنظیمیں/مربین/والدین جو بچوں کی تربیت کے ذمہ دار ہیں ان سرگرمیوں سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں. اس ضمن میں آپ سے درج ذیل تعاون مطلوب ہے.

پروگرام/سرگرمی کے حوالے سے اپنا اور بچوں کا فیڈبیک ضرور دیں. تاکہ شعبہ اطفال کے ذمہ داران جان سکیں کہ؛

۔۔پروگرام کا انعقاد کہاں کہاں ہوا؟

شرکا کی تعداد

۔۔پروگرام افادیت کے اعتبار سے کیسا رہا؟

۔۔رائے/تجاویز

۔۔آپ اپنی رائے درج ذیل ای میل ایڈریس پر براہ راست بھیج سکتے ہیں۔

۔۔شعبہ اطفال آپ کو اپنی ممبر لسٹ میں شامل کرلے گا اور آئندہ مرتب ہونے والے پروگرام سے آپ کو آپ کی جانب سے دیئے گئے ای میل ایڈریس پر آپ کو ارسال بھی کرے گا.

E-mail Id: ummeabdurrehman@gmail.com

رہنمائی برائے اساتذہ/ مربین

درج ذیل نکات ان پروگراموں/سرگرمیوں کو موثر بنانے میں آپ کی بھرپور رہنمائی کریں گے.

1. متعلقہ سرگرمی کا توجہ کے ساتھ مکمل مطالعہ کریں.
2. سرگرمی کے مقاصد کو تین بار پڑھیں تاکہ دوران سرگرمی مقاصد محو نہ ہوں.
3. سرگرمی کے لئے درکار افراد کا پہلے سے انتخاب کرلیں، مواد اور ضروری اشیاء بھی پہلے سے تیار کرلیں.
4. ایک دفعہ ضرور (rehearsal) کرلیں.
5. سرگرمی میں اضافہ یا کمی کرنا چاہیں تو مقاصد کو مد نظر رکھتے ہوئے کریں. ضابطہ اخلاق(Code of conduct) کا خیال رکھیں.
6. مواد میں اضافے کی صورت میں خیال رکھیئے کہ مواد مستند حوالہ صحت کے ساتھ ہو.

مقاصد:

نوٹ:(بچوں کی عمراور فہم کو مد نظر رکھتے ہوئے دوران سر گرمی آسان الفاظ استعمال کئے جائیں.)

- بانی پاکستان قائدا عظم محمد علی جناح کے حالت زندگی سے واقفیت حاصل کرنا.
- یہ سمجھنا کہ کم عمری سے محنت اور کوشش کرنے والے بڑے کارنامے انجام دیتے ہیں.
- آگاہ ہونا کہ مسلمان ایک الگ ملت ہیں اور دو قومی نظریہ نے مسلمانوں کو علیحدہ وطن دیا.
- جدوجہد آزادی پاکستان کے مختلف ادوار اور مراحل سے آگاہی حاصل کرنا.
- اسلامی جمہوریہ پاکستان کی آزادی اور آئین کو بحال رکھنے کے لئے علم حاصل کرنااور محنت کرنے پر آمادہ کرنا.

طریقہ کار:

اس مکالمہ کو خاکے کے ذریعے بھی کرایا جاسکتا ہے۔

رول پلے/خاکہ

ایک مربی/بچہ قائدا عظم کے گیٹ اپ میں۔

آٹھ بچے جو باری باری سوالات پوچھیں گے۔

ایک بچہ اور ایک مربی قائدا عظم کے گیٹ اپ میں۔

منظر کشی:

بچہ کتاب پڑھ رہا ہے (بچوں کے خطوط قائدا عظم کے نام) بچہ میرا دل چاہتا ہے کہ میں بھی اس وقت وہاں ہوتا اور قوائدا عظم کو کچھ فنڈ بھیجتا۔ اپنے ہاتھ سے دنیا یہ کہتے کہتے بچہ سو جاتا ہے۔

خواب کا منظر — قائدا عظم آتے ہیں، بچہ حیران ہوتا ہے کھگ قائدا عظم آپ....؟

قائدا عظم: ہاں میں.....

بچہ: جناب میں آپ سے ملاقات کا خواہشمند تھا۔ کیا میں آپ سے کچھ سوال پوچھ سکتا ہوں؟

ابتداء

مربی سلام اور دعا کی ابتدائی گفتگو کے بعد بچوں کی خیریت دریافت کریں.

مربی: بچو! آج ہم آپ کو ایک عظیم شخصیت سے آپ کی ملاقات کرواتے ہیں۔

ان کا تاریخ پیدائش 25 دسمبر 1876 ہے.

جی بچو! قائداعظم محمد علی جناح.

آپ حیران نہ ہوں، یہ ملاقات آمنے سامنے نہیں ہو رہی. بلکہ ہم قائد کی زندگی کے حالات ایک نئے انداز سے سنیں/دیکھیں گے.

یہ کچھ سوالات ہیں. جن کے جواب قائداعظم دیں گے.

سوال: قائدا عظم جب آپ چھوٹے تھے تو کیا کرتے تھے؟ مجھے تو اسکول جانے میں بالکل مزہ نہیں آتا تھا، ہر وقت کھیلنے کو دل چاہتا ہے.

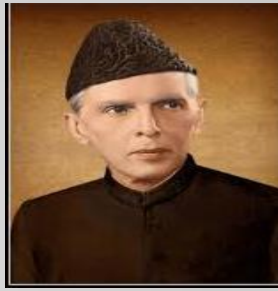

ہاں بہت سے بچوں کو سکول جانے میں مزہ نہیں آتا میں نے بھی اپنے گھر میں اسکول جانے سے منع کر دیا تھا

میں نے والد صاحب سے کہا مجھے دفتر لے جائیں. میں بھی آپ کی طرح کام کرنا چاہتا ہوں.

وہ مجھے اپنے ساتھ دفتر لے گئے مگر میں دو دن میں ہی سمجھ گیا کہ دفتر میں کوئی کام بھی میں نہیں کر سکتا کیونکہ میں پڑھنا اور لکھنا نہیں جانتا تھا. بس میں سب کو پینسل چھیل کر دیتا رہتا تھا جو مجھے بالکل پسند نہیں تھا.

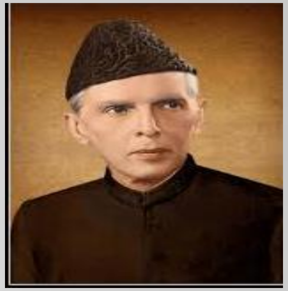

میں اداس ہو گیاتب والد صاحب نے مجھے سمجھایا کہ بغیر علم حاصل کئے کوئی کامیابی حاصل نہیں ہوتی. تب مجھے علم کی اہمیت کا اندازہ ہوا. میں نے سندھ مدرستہ اسلام میں داخلہ لیااور بہت محنت سے علم حاصل کیا. آپ میں سے بھی جن بچوں کو پڑھنے میں مزا نہیں آتا وہ سمجھ لیں کہ علم کے بغیر انسان شاید دولت تو کما سکتا ہے مگر کامیابی اور عزت حاصل نہیں کر سکتا.

سوال: جناب قائدا عظم میں جاننا چاہتا ہوں کیا آپ صرف پڑھتے ہی رہتے تھے یا کھیلتے بھی تھے؟

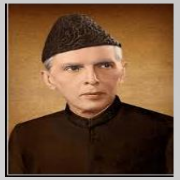

میں نے اوقات مقرر کیئے تھے. کھیل کا وقت مقرر تھا جو جسمانی

ورزش کے لیئے بہت ضروری ہے. میں کرکٹ کھیلتا تھا.

سوال : جناب! اس کے بعد آپ نے کہاں سے تعلیم حاصل کی؟

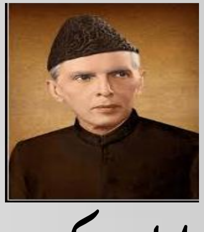

میں نے اعلی تعلیم

لنڈن کی Lincon’s Inn University سے حاصل کی. جہاں سے میں نے

سب سے کم عمر ہندوستانی بیرسٹر ہونے کا اعزاز حاصل کیا.

قائداعظم Lincon’s Inn University میں

سوال: اس وقت تو برصغیر میں ہندو مسلمان سب مل کر رہتے تھے تو کیا آپ ہندوؤں کے مقدمے بھی لڑتے تھے؟

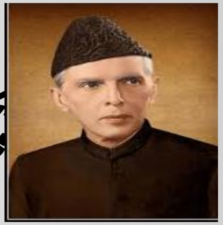

بچو ! وکالت ایک ذمہ داری ہے میں معاملے کو غور سے دیکھتا اور پھر فیصلہ کرتا کہ آیا میں مقدمہ لڑوں یا نہیں. جس کو میں سمجھتا کہ یہ حق پر ہے میں اسکا مقدمہ لڑتا مجھے بہت زیادہ معاوضہ بھی پیش کیا جاتا مگر میری ترجیح مظلوم کو اس کا حق دلانا ہی رہتی.

سوال: محترم قائد! ہم نے پڑھا ہے کہ پہلے آپ ہندو اور مسلم اتحاد کو پسند کرتے تھے اور کانگریس میں شامل رہے؟

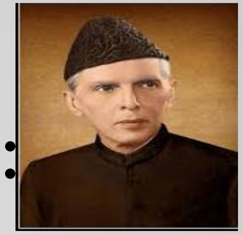

: یہ بات درست ہے کہ پہلے میں یہ سمجھتا تھا کہ انگریزوں سے آزادی اسی وقت ملے گی جب ہندو اور مسلمان مل کر کوشش کریں گے اس لئے میں کانگریس میں شامل ہوا جس میں اس وقت کے بڑے بڑے مسلم لیڈر شامل تھے. مولانا ابو لکلام آزاد وغیرہ.

سوال : پھر آپ نے کانگریس کیوں چھوڑ دی ؟ایسی کیا بات ہوئی جو آپ کانگریس سے علیحدہ ہو گئے ؟

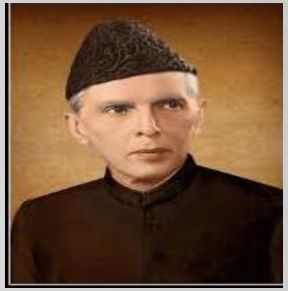

ایک بات نہیں ایسے کئی واقعات ہوئے جس نے میری آنکھیں کھول دیں. ان واقعات کا ذکر تاریخ کی کتابوں میں موجود ہے آپ یہ سمجھ لیں کہ ھندؤں نے انگریزوں سے ساز باز کر لی اور اپنی دشمنی کا رخ مسلمانوں کی جانب کر دیا تھا.

ان کے لیڈر کہنے لگے:

- اردو ملیچھوں (گندے، کمتر) کی زبان ہے.
- مسلمانوں کو اگر یہاں رہنا ہے تو ہندو بن کر رہنا ہو گا.
- مسلمانوں کو ہندو بنانے کی تحریک شروع ہو گئی.
- ہندؤں کو سرکاری ملازمتوں میں حصہ ملنے لگا.
- ہندو مذہب کی زبان کو فروغ دیا جانے لگا.
- انگریز اور ہندو بظاہر دشمن تھے لیکن درپردہ وہ مل کر مسلمانوں کے خلاف سازش کر رہے تھے.

حالات کا بغور جائزہ لے کر میں بددل ہو گیا کانگریس چھوڑ دی .

سوال: پھر آپ مسلم لیگ میں کیسے آئے؟

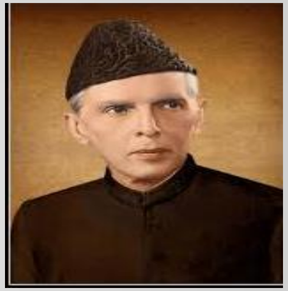

انسان زندگی کے ہر دورر میں غور و فکر کر کے صحیح نتیجہ پر پہنچ سکتا ہے. اس طرح 1913 میں مسلم لیگ میں شمولیت اختیار کی.

1930 -32 کے درمیان تین گول میز کانفرنس ہوئیں. ان اجلاسوں میں کانگریس اور ہندؤوں کے رویوں سے مجھے سخت صدمہ پہنچایا. مجھے یقین ہو گیا کہ اب ہندو مسلم اتحاد کی کوئی امید نہیں.

مجھے بار بار مولانا محمد علی جوہر کی بات یاد آتی تھی جو انہوں نے شدید بیماری کی حالت میں آخری گول میز کانفرنس میں کہی تھی. ”کسی بھی دوسرے ہندوستانی سے زیادہ میں اس بات کا خواہش مند ہوں کہ انگریزوں کا اقتدار ختم ہو لیکن یہ ہر گز نہیں چاہتا کہ انگریزوں کے بعد ہندو ہم مسلمانوں کی قسمت کے مالک بن جائیں“.

گول میز کانفرنس کے شرکا

مجھے صاف نظر آرہا تھا کہ ہندو مسلمان کبھی مل کر نہیں رہ سکتے اگر ایسا ہوا تو مسلمانوں کی حیثیت شدھ اور ملیچھوں کی ہو گی جس میں مسلمان اپنے عقائد اور اسلامی قوانین پر عمل نہیں کر سکیں گے.

سوال نمبر 8 : آپ کو کیسے اندازہ ہوا کہ ایسا ہو گا؟

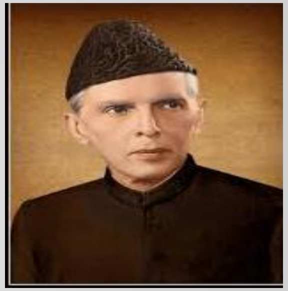

1937 میں انگریزوں کے نئے دستور کے مطابق الیکشن

جس میں مسلم لیگ اور کانگریس دونوں نے حصہ لیا

کانگریس کو بڑے پیمانے پر کامیابی حاصل ہوئی وہ مسلمان جو ہندو مسلم اتحاد کے حامی تھے انہوں نے کانگریس کو ووٹ دیا.

کانگریس نے بڑے صوبوں میں اپنی حکومت بنائی جس میں انہوں نے کسی قابل ذکر مسلم رہنما کو شامل نہیں کیا اور مسلمانوں کو ہندو مذہب میں شامل کرنے کے لئے تعلیمی منصوبے شروع کئے.

یہ ایک جھلک تھی جس میں صاف دکھائی دے رہا تھا کہ مسلمان اگر ہندوستان میں ہندؤں کے ساتھ رہے تو جلد ہی وہ اپنے عقیدہ اور تہذیب چھوڑ کر بے دین ہو جائیں گے. اس تعلیمی اسکیم کے تحت اسکولوں میں مسلمان لڑکوں کو مورتی کے سامنے کھڑا کیا جاتا اور دعا یا سلام کرنے کے بجائے نمستے اور جے رام کہنے پر زور دیا جاتا. اسکولوں میں "بندے ماترم" کا ترانہ پڑھایا جاتا جو شرک پر مبنی گیت تھا.

سوال: اس کا مطلب یہ ہے کہ ہندو کبھی بھی ہمارے خیر خواہ نہیں ہو سکتے ان کی دوستی بھی دراصل دشمنی ہے. جناب! اسکے بعد کیا ہوا؟

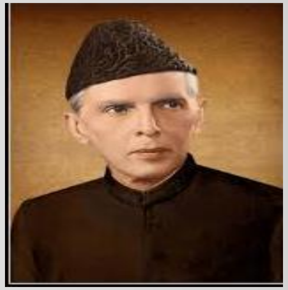

ان تمام واقعات نے مسلمانوں کی آنکھیں کھول دیں. مسلمان جو کانگریس اور دوسری پارٹیوں میں تھے مسلم لیگ کے پلیٹ فارم پر جمع ہونا شروع ہو گئے اور مسلم لیگ کو قوت اور مضبوطی ملتی گئی یہاں تک کہ 1940 میں مسلم لیگ نے مسلمانوں کے لئے علیحدہ وطن کا مطالبہ کیا.

قرارداد کے الفاظ:

آل انڈیا مسلم لیگ کا یہ اجلاس تجویز کرتا ہے جب تک دستوری منصوبے میں درج ذیل بنیادی اصول شامل نہ کئے جائیں اس پر ملک میں عمل درآمد نہیں کیا جائے اس وقت تک وہ مسلمانوں کے لئے قابل قبول نہیں ہو گا.

یہ کہ ہندوستان کے شمالی مغربی اور مشرقی علاقوں کی طرح جن علاقوں میں مسلمان اکثریت میں ہیں انہیں خود مختار ریاستیں قرار دیا جائے. جس میں ملحق یونٹ خود مختار اور آزاد ہوں گے.

یہ کہ ان یونٹوں کی اقلیتوں کے مذہبی، اقتصادی. ثقافتی. سیاسی، انتظامی ودیگر حقوق اور مفادات کے تحفظ کے لئے ان کے صلح مشورے سے دستور میں مناسب، موثر اور واضح انتظامات رکھیں جائیں گے اور ہندوستان کے جن علاقوں میں مسلمان اقلیت میں ہیں وہاں ان کو دیگر اقلیتوں کے صلح مشورے سے ان کے مذہبی، اقتصادی. ثقافتی. سیاسی، انتظامی و دیگر حقوق اور مفادات کے تحفظ کی حمایت کی جائے.

میں نے تقریر کرتے ہوئے کہا

"یہ دو قوموں کی دو مستقل تہذیبیں ہیں اس لئے میں مسٹر گاندھی سے کہتا

ہوں کہ اپنی دھوتی پہنیں، اپنی چوٹی بڑھائیں اور اپنی ڈال روٹی کھائیں."

سوال: جی ہم نے پڑھا ہے 23 مارچ 1940 کو مینار پاکستان پر ایک جلسہ ہوا جس میں قرارداد پاکستان پیش کی گئی. جناب! کیا سارے مسلمانوں نے، ہندوؤں نے اور انگریزوں نے اس کو مان لیا تھا؟

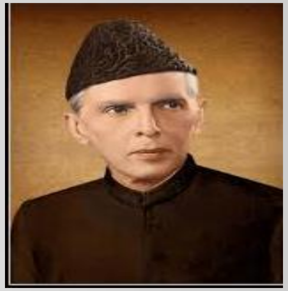

بچو! تمام مخلص مسلمان لیڈر اور علماء نے اپنے اپنے مقام پر مسلمانوں، ہندوؤں، انگریزوں پر یہ واضح کرنا شروع کر دیا تھا کہ مسلمانوں نے ہندوستان پر 700 سال حکومت کی. انگریزوں نے یہ ملک ہندوؤں سے نہیں مسلمانوں سے لیا ہے. اور مسلمان اور ہندو دو الگ الگ قوم ہیں جن کا لباس، کھانا، رہن سہن، دین سب ایک دوسرے سے الگ ہے.

دو قومی نظریے کی جنگ ابھی جاری تھی کہ گاندھی جی نے اپنی مخصوص منافقت کا تیر چلایا اور مجھے کو دو روٹیاں بھیجیں اور ان کے ہمراہ خط میں لکھا" پیارے جناح میں اپنے ہاتھ سے آپ کے لئے دو روٹیاں پکا کر بھیج رہا ہوں. جو آپ سے میری محبت کا ثبوت ہے."

میں نے انہیں شکریہ سے وصول کرتے ہوئے تحریری پیغام بھیجا: "آپ نے دو روٹیاں ارسال کی ہیں جو اس بات کا ثبوت ہیں کہ آپ بھی یہ تسلیم کرتے ہیں کہ ہندوستان میں ایک نہیں دو قومیں رہتی ہیں" گاندھی جی اپنے اس وار کی بے توقیری پر تلملا کر رہ گئے.

سوال: جناب ! ہم نے کتابوں میں پڑھا ہے کہ 1940 سے 1947 تک سات سال مسلمانان ہند نے جدوجہد کی. سات سالوں میں اتنی بڑی کامیابی آپ نے کیسے حاصل کی؟

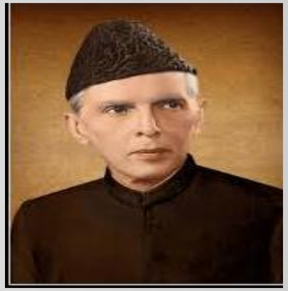

یہ جدوجہد تو دراصل 1857 کے بعد سے ہی شروع ہو گئی تھی یعنی یہ 90 سالہ جدجہد تھی فروری 1946 میں پورے ملک میں انتخابات ہوئے. مسلم لیگ نے بھی بھرپور حصہ لیا، کانگریس نے اگرچہ اکثریت حاصل کی لیکن کئی جگہ جہاں مسلم آبادی تھی مسلم لیگ جیت گئی اور سب پر واضح ہو گیا کہ مسلم لیگ مسلمانوں کی نمائندہ جماعت ہے. اور علیحدہ وطن ناگزیر ہے.

سوال: بٹ کے رہے گا ہندوستان بن کے رہے گا پاکستان..... جناب! وہ کیا واقعات اور جذبات تھے جس نے اس نعرے کو جنم دیا؟

ایک دفعہ میں لمبے سفر کی وجہ سے ایک جگہ ٹھہرا ہوا تھا، ایک لڑکا جس کی عمر 9 سال تھی اور اسکے بدن پر پرانے کپڑے تھے نعرے لگاتے ہوئے گزرا کہ

"لے کے رہیں گے پاکستان بٹ کے رہے گا ہندوستان"

میں نے میزبان سے کہا کہ اس بچے کو میرے پاس لائیں، بچہ سہما ہوا میرے پاس آیا میں نے اسکی ہمت بندھائی اور پوچھا کہ تمہیں معلوم ہے کہ پاکستان کسے کہتے ہیں، بچے نے کہا کہ مجھے اس کے سوا کچھ نہیں معلوم کہ جہاں ہندو زیادہ ہوں وہاں ہندوں کی حکومت اور جہاں مسلمان زیادہ ہوں وہاں مسلمانوں کی حکومت. اس واقعہ نے

13 اپریل 1944 میں قائد نے اسلامیہ کالج پشاور میں فرمایا:

"ہم نے پاکستان کا مطالبہ زمین کا ایک ٹکڑا حاصل کرنے کے لئے نہیں کیا ہے بلکہ ہم ایک ایسی تجربہ گاہ حاصل کرنا چاہتے ہیں

جہاں ہم اسلام کے اصولوں کو اپنا سکیں."

ایک دفعہ روحیل کھنڈ کی ایک مسلمان بچی نے جس نے مدرسے کی پڑھائی نہیں کی

تھی نہایت محنت سے کپڑے پر پاکستان کا نقشہ کاڑھا اور مجھے بھیجا.

Partition of India in August 1947

ایک مرتبہ میں طلبہ سے خطاب کر رہا تھا ایک ہندو لڑکے نے سوال کرنے کی اجازت چاہی اسکا سوال تھا کہ آپ پاکستان یعنی ایک الگ ملک کا تقاضہ آخر کیوں کرتے ہیں؟ بنیادی وجہ کیا ہے؟ آپ میں اور ہم میں کیا فرق ہے؟

میں نے تحمل سے اس کے سوال سنے اور پھر اپنے پاس رکھا ہوا گلاس جو کہ پانی سے بھرا ہوا تھا اٹھا کے پیا. آدھا گلاس پی لینے کے بعد میں نے وہ گلاس اس ہندو طالبعلم کی جانب بڑھایا اور اسے پانی پینے کو کہا مگر اس نے صاف انکار کر دیا. پھر اس کے ساتھ ہی کھڑے ایک مسلم لڑکے کو اشارے سے بلایا اور پانی پینے کا کہا، اس لڑکے نے فوراً میرے کہنے پر عمل کیا اور بچا ہوا پانی پی گیا. میں اس ہندو لڑکے سے مخاطب ہوا اور کہا کہ بس یہ ہی فرق ہے ہمارے درمیان.

”مجھ سے اکثر پوچھا جاتا تھا کہ پاکستان کا طرز حکومت کیا ہو گا. پاکستان کے طرز حکومت کا تعین کرنے والا میں کون ہوتا ہوں. مسلمانوں کا طرز حکومت آج سے تیرہ سو سال قبل قران کریم نے وضاحت کے ساتھ بیان کر دیا تھا، الحمدللہ قرآن ہماری رہنمائی کے لئے موجود ہے اور قیامت تک موجود رہے گا.“

15نومبر 1942آل انڈیا مسلم فیڈرشن کے اجلاس میں

جب ہم نے جدوجہد پاکستان کے لئے فنڈ کی اپیل کی تو میں حیران رہ گیا بڑے تو بڑے بچوں
نے توان کو بھی پیچھے چھوڑ دیا. میرے پاس بچوں کے منی آرڈر اور خطوط آتے تھے جس سے
مجھے یقین ہو گیا تھا کہ پاکستان کو آزاد ہونے سے کوئی نہیں روک سکتا.

قائد کے نام

بچوں کے خطوط

۱۹۳۹-۴۸

ڈاکٹر نسرین شفیق ملک

M. D. Maracan.

St. Bede's European High School
Tanjore.
Date 30th Sept 1944.

Dear Sir,

I am the son of Hajee E.D.S. Maracan, M.B.E., Ex. M.H.R of Akyab (Burma) present resident at Karikal. I am at present studing at this school by the above address and am in Seventh standard. As you are one Muslim leader I ask you to do a kind favour for me. I shall be appearing for the Public Examination on November 20th 1944. Recently we were given a form to fill in it was written caste I wrote Muslim, the teacher said that it was wrong and forced me and my brother to write Mohamedean and he also showed me a paper which was sent to the school my the Inspector in which it was written Mohamedean so I have to write Mohameddan as there was no one to plead I ask you to write a letter to the Inspector of

P.T.

European Schools, Madras but please dont mention my name.

By the begining of November we would be given a another form to fill as I have no desire to write Mohamedean I ask your ~~gino~~ help as a reference to show that Mohamedean was wrong and Muslim is right. I hope you would take a serious step to put a stop to it.

Hoping to be favoured with an early reply.

Thanking you in anticipation,

Yours faithfully,

Mohamed Daud. Maracan

*ایضاً، مسل ۹۵۸، صفحہ ۹۶-۹۵

محمد داؤد مراکن (تنجور) بنام قائداعظم محمد علی جناح*

۳۰- ستمبر، ۱۹۴۴ء

سینٹ بیڈز یورپین ہائی سکول، تنجور [مدراس]

محترم جناب

میں حاجی ای ڈی ایس مراکن ایم بی ای ایکس ایم ایچ آر آف اکیاب (برما) کا بیٹا ہوں اور آج کل کاریکل میں رہائش پذیر ہوں۔ میں مندرجہ بالا مذکور درس گاہ میں ساتویں جماعت کا طالب علم ہوں۔ چونکہ آپ ایک مسلم راہنما ہیں اس لیے میں آپ سے ایک مہربانی کا طالب ہوں۔ میں ۲۰ نومبر ۱۹۴۴ کو منعقد ہونے والے عوامی امتحان میں بیٹھ رہا ہوں۔ حال ہی میں مجھے ایک چھپا ہوا کاغذ برائے اندراجات پُر کرنے کے لیے دیا گیا جس میں ذات کے بارے میں لکھنا تھا۔ میں نے مسلمان لکھا۔ میرے استاد نے کہا کہ یہ غلط ہے اور مجھے اور میرے بھائی کو مجبور کیا کہ محمڈن لکھیں اور انہوں نے مجھے ایک کاغذ بھی دکھایا جو کہ درس گاہ کو معائنہ کار نے بھیجا تھا جس میں لفظ محمڈن لکھا گیا تھا۔ چنانچہ مجھے بھی محمڈن لکھنا پڑا کیونکہ پھر میرے پاس کوئی دلیل نہیں تھی۔ میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ یورپین سکولز مدراس کے معائنہ کار کو ایک خط لکھیں لیکن براہ کرم میرا ذکر نہ ہو۔

نومبر کے آغاز میں ہمیں پُر کرنے کے لیے ایک اور چھپا ہوا کاغذ برائے اندراجات دیا جائے گا چونکہ مجھے کوئی خواہش نہیں کہ اس میں میں پھر لفظ محمڈن لکھوں، اس لیے میں آپ سے مدد کی درخواست کرتا ہوں، یہ ثابت کرنے کے لیے کہ لفظ محمڈن غلط ہے اور مسلمان صحیح ہے۔

مجھے امید ہے کہ آپ اس کو روکنے کے لیے ایک سخت قدم اٹھائیں گے۔

اس امید کے ساتھ کہ آپ کا جواب جلد آئے گا۔

آپ کا پیشگی شکریہ ادا کرتے ہوئے

آپ کا مخلص

محمد داؤد مکلیسی

*ایضاً، مسل ۹۵۸، صفحہ ۱۰۰-۹۹

۷۸۶

خدمت میں
قایدِ اعظم کی
نے اپنے
عرض ہے کہ میں
جمع کیے ہوئے سب پیسے
دیا کرتے
جو مجھے میرے ابی جی
ہیں آپ کو بھیج دئے ہیں۔ میں
نے سنا ہے کہ آپ ہم کو آزادی
لے کر دیں گے۔ میں بڑا ہو کر

جاوید احمد خان [کاربان] بنام قائداعظم محمد علی جناحؒ

۱۴ اپریل، ۱۹۴۲

۷۸۶

قائداعظم کی خدمت میں عرض ہے کہ میں نے اپنے جمع کیے ہوئے سب پیسے جو مجھے میرے ابی جی دیا کرتے ہیں آپ کو بھیج دیے ہیں۔ میں نے سنا ہے کہ آپ ہم کو آزادی لے کر دیں گے۔ میں بڑا ہو کر آپ کے پاس آؤں گا۔

جاوید احمد خان

جماعت دوم

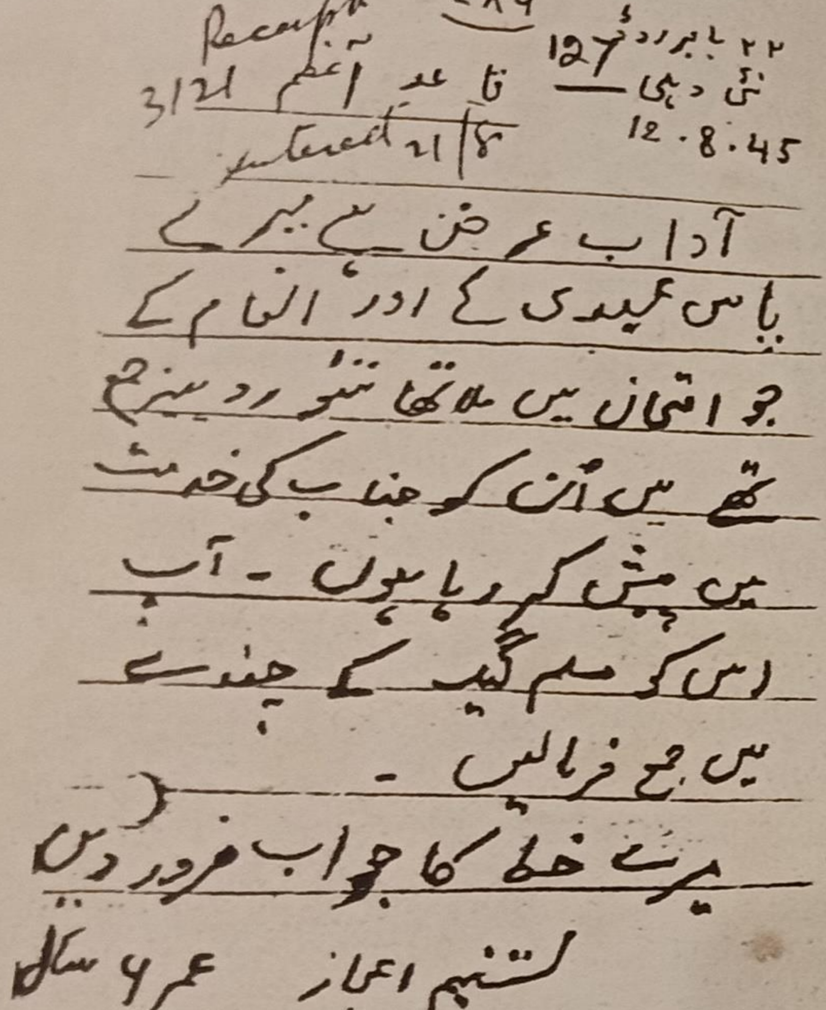

Receipt ۲۸۶
۲۲ بابر روڈ 127
نئی دہلی
قائد اعظم 3121
interest 21/8
12.8.45

آداب عرض ہے میرے
پاس عیدی کے اور انعام کے
جو امتحان میں ملا تھا سو روپیہ جمع
تھے میں اُن کو جناب کی خدمت
میں پیش کر رہا ہوں۔ آپ
اس کو مسلم لیگ کے چندے
میں جمع فرمالیں۔
میرے خط کا جواب ضرور دیں
تسنیم اعجاز عمر ۶ سال

تسنیم اعجاز (نیو دہلی) بنام قائد اعظم محمد علی جناح *

۱۲-اگست، ۱۹۴۵ء

۲۲ بابر روڈ

نئی دہلی

۱۲-۸-۴۵

آداب عرض ہے۔ میرے پاس عیدی کے اور انعام کے جو امتحان میں ملا تھا، سو ۱۰۰ روپیہ جمع تھے، میں اُن کو جناب کی خدمت میں پیش کر رہا ہوں۔ آپ اس کو مسلم لیگ کے چندے میں جمع فرمالیں۔

میرے خط کا جواب ضرور دیں۔

تسنیم اعجاز

عمر ۶ سال

ایک طرف بچوں کے یہ جذبات تھے دوسری طرف مسٹر گاندھی نے کہا کہ میں ایک امیر قوم کا لیڈر ہوں لیکن تھرڈ کلاس میں سفر کرتا ہوں لیکن جناح ایک مفلس قوم کے لیڈر ہیں مگر ایئر کنڈیشنڈ ڈبے میں سفر کرتے ہیں. مسلم لیگ کے لئے یہ بہت بھاری بوجھ ہے. جب مجھے یہ بات پتہ چلی تو میں نے کہا "یہ بات ٹھیک ہیں کہ مسٹر گاندھی تھرڈ کلاس میں سفر کرتے ہیں اور میں فرسٹ کلاس میں فرق صرف اتنا ہے کہ میں کرایا اپنی جیب سے دیتا ہوں اور انکا سفر خرچ کانگریس برداشت کرتی ہے."

سوال: ہم نے کتابوں میں پڑھا ہے کہ کشمیر پہلے پاکستان میں شامل تھا اور کچھ دوسرے
علاقے بھی لیکن انگریزوں اور ہندوؤں نے دھوکہ دے کر ہندوستان میں شامل کر لیا؟

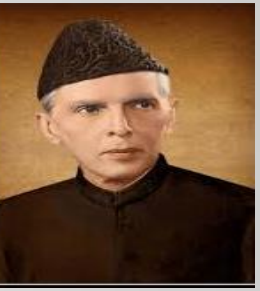

یہ ایک ایسا ظلم تھا جس کا صدمہ مجھے بستر مرگ پر لے گیا. پنجاب کے علاقے ضلع گورداس پور اور فیروز پور کو پاکستان میں شامل ہونا تھا انگریز اور ہندوؤں نے مل کر اس میں تبدیلی کر دی ہمارے نمائندے چوہدری محمد علی اس پر بات کرنے کے لئے ظفر اللہ خان (جو قادیانی تھا) بھیجا مگر اس قادیانی نے جان بوجھ کر اس معاملے کو ٹالا کیونکہ گورداس پور میں قادیانی مرکز قادیان تھا. وہ نہیں چاہتا تھا کہ یہ حصہ پاکستان میں جائے. مجھے اس سازش کا بروقت ادراک نہ ہو سکا. گورداسپور کا راستہ سرینگر کو پہنچتا تھا اس کے ذریعے آزادی کے بعد ہندوؤں نے فوج بھیج کر کشمیر پر قبضہ کر لیا.

سوال: جناب آپ نے اسی وقت کچھ کیوں نہیں کیا؟

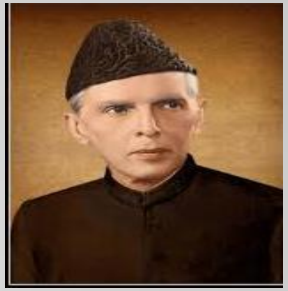

میرے بیٹے! آزادی کا اعلان ہوتے ہی پورے ملک میں ہندو مسلم فسادات پھیل گئے.

سکھ اور ہندو مل کر مسلم آبادیوں پر حملہ کرتے مردوں کو شہید کر دیتے اور بچوں اور عورتوں کو اپنے گھر لے جاتے.

جو مسلمان ہندوستان سے ہجرت کر کہ آ رہے تھے ان پر حملے ہو رہے تھے. لٹے پٹے لوگ پاکستان آ رہے تھے. پاکستان اس وقت بہت سے مسائل میں گھرا ہوا تھا. لوگوں کو جذبوں کو بلند رکھنا. مسائل کے حل کے لئے کوششیں کرنا، مہاجرین کی بحالی، پاکستان کی حکومت کو صحیح طرح چلانا، بروقت فیصلہ کرنا، مالی مشکلات یہ سب اتنے بڑے مسائل تھے کہ جن پر فوری توجہ دینا ضروری تھا. میں اور میرے ساتھی اس میں لگے ہوئے تھے. اور یہ غم بھی مجھے اندر اندر کھا رہا تھا.

بچوں ان تصاویر کو دیکھ کر آپ کو اندازہ ہو گا

کہ اس وقت پاکستان کتنے مشکل حالات سے گزر رہا تھا.....

مہاجرین سے بھری ہوئی ٹرین انڈیا سے پاکستان کی جانب سفر کرتے ہوئے

LIFE

LIFE

LIFE

View at Purano Qila fortress refugee camp where thousands of Moslems who have fled their homes in terror of Hindu attacks are trying to survive until they can organize a convoy for the long march to the West Punjab, now Moslem Pakistan. (Location - Delhi)

LIFE

Quaid takes the salute, August 14, 1947

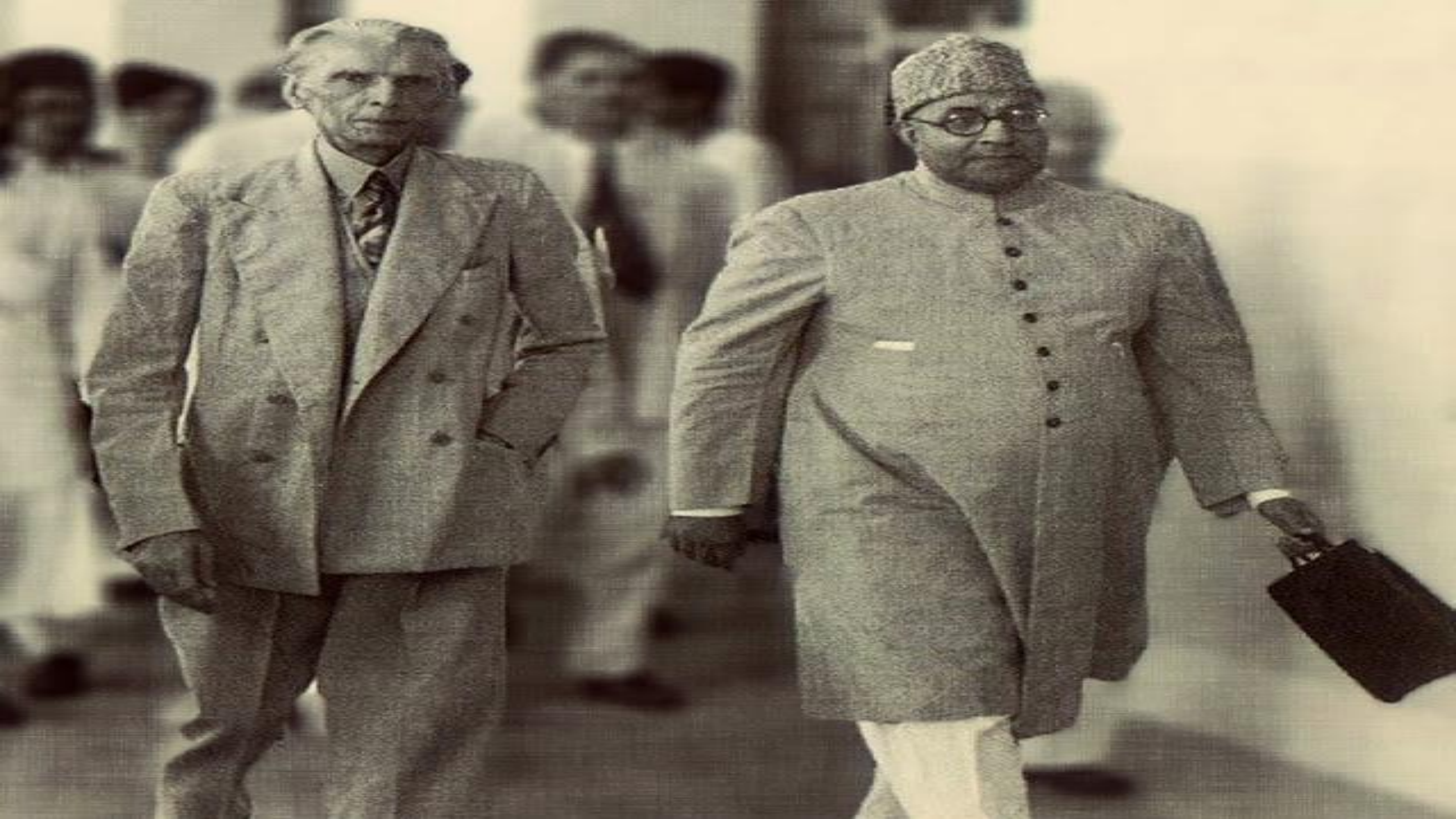

جناب! ہم آپ سے رہنمائی چاہتے ہیں؟

مجھے اپنے مسلمان بچوں اور نوجوانوں سے بے پناہ امیدیں وابستہ ہیں. کیونکہ بہر حال آپ ہی

مستقبل کے لیڈر رہوں گے. اور آپ ہی لوگوں کے ہاتھوں اس ملک کو چلنا ہے. میرے نوجوانوں مایوس نہ

ہو کہ یہ گناہ ہے. یاد ہے میں نے کیا کہا تھا

ایمان، اتحاد، تنظیم بس میرے بچوں ان اصولوں کو لے کر چلو.

ایمان، اتحاد، تنظیم

جب رسول مقبول (ﷺ) نے اپنے دین کی تبلیغ شروع کی تو وہ دنیا بھر صرف ایک کی اقلیت میں تھے لیکن قرآن مجید کی اعانت سے انہوں نے ساری دنیا کو چیلنج کیا اور مختصر ترین مدت میں دنیا میں عظیم انقلاب برپا کر دیا- اگر مسلمان یقین کی وہ قوت، اتحاد، تنظیم، نظم وضبط اور ایثار کی وہ طاقت حاصل کر لیں تو انہیں ساری دنیا کے دشمن قوتوں سے خوف زدہ ہونے کی ضرورت نہیں.

(دی اسٹار آف انڈیا، 07 جنوری 1938ء)

آج میں آپ کو اس کے سوا اور کوئی پیغام نہیں دے سکتا کہ اسلام کی بہترین روایات ہم تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذریعے پہنچیں ہیں لہذا دنیا بھر کے مسلمانوں کو اپنی زندگی اسی کے مطابق گزارنی ہوگی. اگر تم میرے الفاظ کا پاس کروگے تو تم دیکھو گے کہ جلد ہی ان مشکلوں سے نجات پالوگے میری دعائیں تمہارے ساتھ ہیں، فی امان اللہ.

حوالہ جات

- **سچا اور کھرا لیڈر**—ضیاء شاہد (قلم فاؤنڈیشن انٹر نیشنل)
- **تعمیر پاکستان**—ڈاکٹر محمد آفتاب خان (ادبیات)
- **جدوجہد پاکستان**

مصنف: اشتیاق حسین قریشی

ترجمہ: بل؛آل احمد زبیری

(شعبہ تصنیف وتالیف جامعہ کراچی)

- **بچوں کے خطوط قائداعظم کے نام**

مصنف: ڈاکٹر ندیم شفیق ملک (ایمل پبلیکشن—اسلام آباد)

جزاك الله خيرا